صنعتِ ترصیع:

مرحب بڑھا اُدھر سے اِدھر سے خدا کا شیرؑ   آتے ہی اُس نے ضرب لگائی حسام کی

صنعتِ تضاد:

کھینچی اُدھر سے دستِ خدا نے، جو ذوالفقار   فتنے نے اپنی تیغ میانِ نیام کی

صنعتِ مراعات النظیر:

اک دم میں قصرِ چار عناصر بہا دیا   اللہ رے آبِ تیغ جنابِ امامؑ کی

صنعتِ جمع:

انصاف و حلم و علم و دلیری و جُود و زُہد   تجھ پر خدا نے ساری فضیلت تمام کی
مدّاحِ سراپا اب انصاف سے سب ہیں   غُل ہے یہ جواں جانِ عرب جسمِ عجم ہے

سراپا حضرت علی اکبرؑ:

بابا مدنی ماں عجمی جد اسدؑ اللہ   خود شکل میں محبوبِ خدا میرِ اُمم ہے

صنعتِ مراعات النظیر:

وصفِ دہنِ تنگ میں عیسیٰؑ کی زبان لال   گویا یہ دلیلِ رہِ باریکِ عدم ہے

صنعتِ تنسیق الصفات:

قامت ہے وہ قامت کہ حضورؐ اس کے شرف سے   انگشت سے کم سروِ گلستانِ ارم ہے

صنعتِ لف ونشر مرتّب:

دیکھو سر و پیشانی و ابرو کا قرینہ   یہ عرش ہے یہ لوح یہ قدرت کا قلم ہے
حق اس کا ہے نقاش خلیلؑ اس کا ہے معمار   ابرو کے مقابل کہاں محرابِ حرم ہے
کیا رتبۂ یاقوت و شکر پیشِ لبِ سرخ   یہ لعل ہے وہ سنگ ہے یہ شہد وہ سم ہے
حسرت ہے کہ یہ شیرِ قوی ہاتھ سے کھینچے   ہر وقت کمانِ فلک اس واسطے خم ہے

ایک اور مقام پر حضرت علی اکبرؑ کا سراپا یوں پیش کیا ہے:

رخ وہ رخ کہ ابھی عکس جو اس کا پڑ جائے   ٹکڑے پوشاکِ قمر مثلِ کتان ہوتی ہے
لب ہے وہ لعل کہ بیعانہ بدخشاں جس کا   لال اس لعل کی مدحت میں نہاں ہوتی ہے

نوشاہ تو حسنؑ کی طرح سے ہے کم سخن   مظلومیت حسینؑ کی بالکل دُلھن میں ہے
پروانہ ساں ہے ایک تو اک شمع ساں خموش   صحبت عجیب طرح کی دُولھا دُلھن میں ہے

صنعتِ ذو**اللسانین**:

الا یا عین جودی واسعدینا   یہی کلثومؑ کی اس شب صدا ہے
الا فابکی امیر المومنینا   کہ اس رونے کی عقبیٰ میں جزا ہے

تلمیح ذو**اللسانین**:

زعفر جن مع افواج بہ میدانِ ستم   آیا جس دم مددِ سبطِ پیمبرؐ کے لیے

صنعتِ تضمین:

نعرہ کیا حُر نے کہ توکلت علی اللہ   دنیا میں ترا جاہ ہے محشر میں نہیں ہے

صنعتِ اعداد:

اے خوشا طالع کہ ہے نامِ حسنؑ سے ہم عدد   کیوں نہ ہو روشن دلوں میں نام آور چاندنی

صنعتِ جمع وتقسیم:

شہید و بے کس و مظلوم و بے دیار و غریب   ہر ایک لفظ یہ شبیرؑ کے خطاب میں ہے

سہلِ ممتنع:

اے مجرئی سکینہؑ بھی کیا کام کر گئی   بابا کے سر پہ سر کو رکھا اور مر گئی

صنعتِ لف ونشر غیر مرتب:

خلد و طوبیٰ و نہرِ کوثر ہے   کاغذ و خامہ و مدادِ علیؑ

صنعتِ تکرار:

حال صغریٰؑ نے جو پوچھا تو یہ زینبؑ نے کہا   دکھ پہ دکھ غم پہ غم آزار پہ آزار ملے

صفت تلمیح:

نبیؐ مدینۂ علم اور اس مدینہ میں   کنندۂ درۂ خیبر ہے باب کے بدلے

نمونۂ الوداع

مطلع: اربعین کے سوگوارو الوداع

○

اربعیں کے سوگوارو الوداع
آخری مجلس ہے یارو! الوداع

خاتمہ بالخیر چہلم کا ہوا
الوداع اے اشک بارو الوداع

کہتے تھے گنجِ شہیداں پر حرم
فاطمہؑ زہرا کے پیارو الوداع

دشت سُونا پاس بستی بھی نہیں
بے دیاروں کے مزارو والوداع

کربلا کی خاک کو سونپا تمھیں
عرشِ اعظم کے ستارو الوداع

بخیہ و مرہم نہ زخموں کا ہوا
مرتضیٰ کے رشتے دارو الوداع

گھر کہیں قبریں کہیں کنبہ کہیں
بے مکانو بے دیارو الوداع

اکبرؑ و اصغرؑ علیؑ کی ضامنی
نوجوانو شیر خوارو الوداع

قبر سے آواز دیتے ہیں حسینؑ
لو بہن زینبؑ سدھارو الوداع

مومنو اب تم بھی مانندِ دبیر
روؤ پیٹو اور پکارو الوداع

نمونۂ مرثیہ

مطلع: جب پریشاں ہوئی مولاؑ کی جماعت رَن میں

مطلع: طغریٰ نویسِ کُن فیکوں ذوالجلال ہے

جب پریشاں ہوئی مولا کی جماعت رَن میں　　ہر نمازی کو پسند آئی اقامت رَن میں
قبلۂ دیں نے کیا قصدِ عبادت رَن میں　　شکلِ محراب بنی تیغ شہادت رَن میں
غل ہوا اس کا امام دوجہاں کہتے ہیں
تیغوں کے سائے میں شبیرؑ اذاں کہتے ہیں
ملتجی حق سے ہوئے حامل عرش اعظم　　کربلا جانے کا فرماں ہوا الٰہی اس دَم
تا شریکِ شہِ تنہا ہوں عبادت میں ہم　　سب صفیں باندھیں پس پشتِ امام اکرم
آج تک ہم نے کیا عرش علا پہ سجدہ
اب سوے کعبہ کریں خاکِ شفا پہ سجدہ
آئی آواز بڑا رُتبہ اسے ہم نے دیا　　صلبِ پاکِ شہِ مرداں سے اسے خلق کیا
جب یہ پیدا ہوا تو منہ سے مرا نام لیا　　کیوں نہ ہو اس نے مری فاطمہؑ کا دودھ پیا
قدرداں اس کا میں ہوں میرا شناسا یہ ہے
کیوں نہ ہو میرے محمدؐ کا نواسا یہ ہے
یہ وہ طاعت ہے کہ تنہا ہی ادا کرتے ہیں　　میرے عاشق تہِ شمشیر دُعا کرتے ہیں
سر قلم ہوتا ہے اور شکرِ خدا کرتے ہیں　　صادق الوعد، یونہیں وعدہ وفا کرتے ہیں
ہم نماز اس کے جنازے کی جو پڑھوائیں گے
تم بھی جانا کہ رسولانِ سلف جائیں گے

ساکنِ عرشِ بریں کرنے لگے نالۂ و آہ   یاں ہوئی ختم اذاں شاہ کی اللہ اللہ
ابھی مصروفِ اقامت تھے امام ذیجاہ   جانِ واحد پہ گرے آن کے لاکھوں گمراہ
سورۂ حمد نبی زادہ پڑھا چاہتا تھا
شمر خنجر لئے سینے پہ چڑھا چاہتا تھا
نیم بسمل نے زباں سے جو کہا بسم اللہ   تیر مارا ابو ایّوب نے لب پہ ناگاہ
دَر سے سیدانیاں چلاّئیں کہ اِنّا لِلّٰہ   ہائے یہ ظلم نمازی پہ عیاذاً باللہ
واجب القتل کو ہے آب و غذا کی مہلت
جانِ زہراؑ کو نہیں فرضِ خدا کی مہلت
زینتِ عرشِ خدا خاک پہ اُفتادہ ہے   نہ بچھونا ہے نہ مسند ہے نہ سجادہ ہے
شمرِ خنجر لیے بالیں پہ اِستادہ ہے   کوئی اتنا نہیں کہتا کہ نبیؐ زادہ ہے
قصد سجدے کا اِدھر قبلۂ دیں کرتا ہے
نیّتِ ذبح اُدھر شمرِ لعیں کرتا ہے
آہ آخر ہوئی شہؑ کی جو نمازِ آخر   دیکھا خنجر لیے بالیں پہ کھڑا ہے کافر
ننگے سر در پہ ہے سب آلِ رسولؐ طاہر   آئی آوازِ شہادت کہ ہوں میں بھی حاضر
تیغِ قاتل نے کہا حلق کے خاطر ہوں میں
شہؑ نے فرمایا کہ تقدیر پہ شاکر ہوں میں
خنجرِ ظلم کو چمکا کے پکارا دشمن   بوسہ گاہِ نبویؐ کاٹوں میں اب یا گردن
بولے شہؑ جس میں تو راضی ہو نہیں جائے سخن   حلق یہ حلقِ پیمبرؐ ہے یہ تن اُن کا تن
دیکھ سر ننگے ہر اک حورِ جناں آتی ہے
ابھی سینے پہ نہ چڑھنا مری ماں آتی ہے

ناگہاں آئی یہ آواز کہ اماں صدقے   میرے ماں باپ فدا میں ترے قرباں صدقے
کون کون آج ہوا تجھ پہ مری جاں صدقے   پیر کتنے ہوئے کتنے ہوئے ناداں صدقے
قتل گہ کو ابھی جنّت سے جو میں آتی تھی
حور اِک ننھے سے لاشے کو لیے جاتی تھی
دُور سے میں نے کھڑے ہو کے جو کی اُس پہ نظر   دودھ سے باچھیں لہو سے تھا تن اُس بچے کا تر
باہیں ننھی سی لٹکتی تھیں اِدھر اور اُدھر   رو کے شہؑ بولے وہ تھا آپ کا پوتا اصغرؑ
نخل اس باغ کے بے پھولے پھلے کٹتے ہیں
اَب تلک صبح سے پیاسوں کے گلے کٹتے ہیں
قافلہ لُٹ گیا اماں مرا لشکر نہ رہا   جدِّ امجد کی نشانی علی اکبرؑ نہ رہا
رہ گیا دردِ کمر ہائے برادر نہ رہا   اَب خبر آپ نے لی گھر کی کہ جب گھر نہ رہا
ایک میں ہوں سو مجھے ذبح کی مشتاق ہے
بوسہ گاہِ نبویؐ کٹنے کو اَب باقی ہے
اَب دمِ ذبح یہ پورے مرے ارماں کرنا   گود میں لے کے خدا پر مجھے قرباں کرنا
میرے لاشے پہ نہ تم نالۂ و افغاں کرنا   عرش کے نیچے نہ بالوں کو پریشاں کرنا
قلزمِ قہرِ خدا جوش میں گر آئے گا
اُمّتِ جدّ کا سفینہ ابھی بہہ جائے گا
گفتگو مادر و فرزند میں یہ ہوتی تھی آہ   روتی تھی فاطمہ مشتاقِ شہادت تھے شاہؑ
آستیں غصّے سے قاتل نے چڑھائی ناگاہ   تیغِ جلاد پہ کی شاہؑ نے حسرت سے نگاہ
شمر نے پوچھا کوئی عذر تمھیں اَب تو نہیں
بولے شہؑ دیکھ لے دروازے پہ زینبؑ تو نہیں

وہ پکارا نظر آتی نہیں در پہ زینبؑ   پیٹتی پھرتی ہے خیمے میں کھلے سر زینبؑ
گر سراچوں سے چلی آئے گی باہر زینبؑ   روک سکنے کی نہیں اب مرا خنجر زینبؑ
حلق دونوں کے میں بے خوف و خطر کاٹوں گا
ایک خنجر سے بہن بھائی کا سر کاٹوں گا
آئی زہراؑ کی صدا شمر تو نابینا ہے   در پہ زینبؑ نہیں بالیں پہ مگر زہراؑ ہے
ارے بے رحم خطا میرے پسر کی کیا ہے   آستیں الٹی ہے کیوں تیغ کو کیوں کھینچا ہے
کیا اسے پالا تھا میں نے ترے خنجر کے لیے
میرے بچے کو نہ کر ذبح پیمبرؐ کے لیے
نہ خزانہ نہ اثاثہ نہ یہ زر رکھتا ہے   سلطنت پر نہ ریاست پہ نظر رکھتا ہے
فوج بے جاں ہوئی اِک اپنا یہ سر رکھتا ہے   یاں مسافر ہے نہ ہمسایہ نہ گھر رکھتا ہے
اِس کے بعد اہل و عیال اس کے کدھر جائیں گے
اِس کے مرنے سے بنی فاطمہؑ مر جائیں گے
یہ سُنا شمر نے اور حلق پہ خنجر رکھا   بڑھ کے زہراؑ نے گلا خشک گلے پر رکھا
بوسہ شہ رگ پہ دیا زانو پہ پھر سر رکھا   اور دامانِ کفن آنکھوں پہ رو کر رکھا
شاہِ بے کس جو تہِ زانوئے قاتل تڑپے
یوں زمیں تڑپی کہ جس طرح سے بسمل تڑپے
دیکھ کر حلق پہ شبیرؑ کے خنجر زہراؑ   خاک پر لوٹ گئی کوکھ پکڑ کر زہراؑ
کبھی نالاں تھی سوئے قبرِ پیمبرؐ زہراؑ   کبھی کہتی تھی نجف کو یہ کھلے سر زہراؑ
داد رس کوئی نہیں دیر سے چلاتی ہوں
یا علیؑ آؤ مدد کو میں لٹی جاتی ہوں

کبھی مقتل کو یہ چلّاتی تھی اکبرؑ اکبرؑ   دیکھو خنجر کے تلے پاؤں رگڑتا ہے پدر
استغاثہ یہ کبھی کرتی تھی سوئے لشکر   دیکھو اے لشکریو کٹتا ہے مہمان کا سر
دِل کو تم لوگوں کے کس طرح سکوں ہوتا ہے
بے گنہ ہائے نبیؐ زادے کا خوں ہوتا ہے
کلمہ گویو مرے سیّد کو بچاؤ لِلّٰہ   اے مسلمانو کچھ اِنصاف پہ آؤ لِلّٰہ
کوفیو پانی ذبیحے کو پلاؤ لِلّٰہ   رحم سیدانی کے فرزند پہ کھاؤ لِلّٰہ
خوں رواں زخموں سے ہے خاک پہ اُفتادہ ہے
اے مسلمانو تمھارا یہ نبیؐ زادہ ہے
مُسندِ ختمِ رُسلؐ خیمے سے لاؤ کوئی   خوں بھرے جسم کو مُسند پہ لِٹاؤ کوئی
ہاتھ دو بغلوں میں زخمی کو اُٹھاؤ کوئی   اِس کی خدمت کرے زینبؑ کو بُلاؤ کوئی
خود امامؑ اور پیمبرؐ کا نواسا ہے یہ
پانی دو ساتویں تاریخ سے پیاسا ہے یہ
پہنچا خیمے میں جو یہ شورِ فغانِ زہراؑ   آئے دروازے پہ سب خُرد و کلانِ زہراؑ
جب نظر رَن میں نہ آیا دِل و جانِ زہراؑ   کہا زینبؑ نے کہ مٹتا ہے نشانِ زہراؑ
اماں کے رونے پہ اِس دم مرا دل پھٹتا ہے
اے نبیؐ زادیو سیّد کا گلا کٹتا ہے
کہہ کے یہ بات ہراساں جو ہوئی زینبؑ زار   بے تامُّل کیا کاندھے پہ سکینہؑ کو سوار
اور کہا تجھ پہ میں صدقے مرے ماں باپ نثار   دیکھ مقتل کی طرف پونچھ کے اشک اے دِلدار
سجدہ کرتے ہیں کہ اُمّت کو دُعا کرتے ہیں
گر کے اب گھوڑے سے کیا شاہِ ہُدا کرتے ہیں

دیکھا حیرت سے سکینہؑ نے جو سوئے میداں   پیٹ کر سر کو کہا ہائے امامِ دوجہاں
بانو چلائی: بتا خیر تو ہے اے ناداں   رو کے چلائی وہ مضطر کہ دُہائی امّاں
کاکلیں پکڑے سرِ پاکؑ لیے جاتا ہے
میرے بابا کو کوئی ذبح کیے جاتا ہے
ناگہاں رَن میں اُٹھا غُل وہ ہوئے قتل حسینؑ   بے خطر لُوٹ لو ملبوسِ امامِ کونین
خاک پر بیٹھ کے سیّدانیاں کرنے لگیں بین   منہ پہ بانو نے مَلی خاک بصد شیون و شین
ماتمِ شاہؑ جو برپا کیا باہم سب نے
پہلے بال اپنے پریشان کیے زینبؑ نے
یاں تو ماتم تھا اُس سمت کو تھی عیدِ ظفر   بیٹھا تھا کُرسی زرّیں پہ تکبّر سے عُمر
گرد سردار تھے سب نذریں لیے ہاتھوں پر   پر وہ کہتا تھا ابھی لوں گا نہ نذرِ لشکر
ٹھہرو ٹھہرو میں ذرا شمر کو خلعت دے لوں
نذر پہلے سرِ فرزندِ پیمبرؐ لے لوں
تھا یہ سامان کہ آیا وہاں شمرِ اکفر   خنجر اک ہاتھ میں اِک ہاتھ میں شبیرؑ کا سر
جھوم کر فخر سے کہتا تھا یہ وہ بد اختر   ہے شجاعانِ عرب میں کوئی میرا ہمسر
میں نے فرزندِ یدُاللہ کے سر کو کاٹا
جس کی شمشیر نے جبریلؑ کے پر کو کاٹا
بادشاہِ ملک و جن و بشر کو مارا   حاکمِ انجم و خورشید و قمر کو مارا
میں نے ہمشکلِ پیمبرؐ کے پدر کو مارا   جس کو معراج ہوئی اس کے پسر کو مارا
سینہ شق کر کے میں زہراؑ کا جگر لایا ہوں
کاٹ کر پنجتنِ پاکؑ کا سر لایا ہوں

آفریں کہہ کے اُٹھا کُرسیٔ زرّیں سے عُمر   اور لیا ہاتھ میں اپنے سرِ ابنِ حیدرؑ
سَر کی مظلومی و غربت پہ جو کی اس نے نظر   دیکھا رُخساروں پہ اشکوں کی روانی کا اثر
شمر سے پوچھا کہ سَر جبکہ قلم ہوتا تھا
علی اکبرؑ کی جوانی پہ یہ کیا روتا تھا
وہ پکارا کہ نہیں یہ تو ہے مجھکو معلوم   ذبح کے وقت یہ کہتے تھے امامِ مظلوم
ہائے بے پردگیٔ زینبؑ و اُمِ کلثومؑ   شاہؑ تو روتے تھے اور کاٹتا تھا میں حلقوم
میری جلدی سے نہ شہؑ ہوش میں رہنے پائے
دِل کی دل میں رہی کچھ اور نہ کہنے پائے
سن کے اِس ظلم کو بولا پسرِ سعد لعیں   سچ بتا رحم بھی آیا تجھے سیّد پہ کہیں
عرض کی اُس نے ترحم مری خلقت میں نہیں   اور جو ہوتا بھی تو جائز تھا نہ بہرِ شہِؑ دیں
نہ حیا شاہؑ سے آئی نہ مروّت آئی
ایک رُوداد پہ لیکن مجھے رقّت آئی
جب ہوا سینہ پہ اسوار نہ رحم آیا مجھے   حلق پہ رکھی جو تلوار نہ رحم آیا مجھے
تڑپے کیا کیا شہِؑ ابرار نہ رحم آیا مجھے   پانی پانی کہا دو بار نہ رحم آیا مجھے
پَر ہر اِک ضرب پہ چھاتی مری پھٹ جاتی تھی
کوئی بی بی مرے خنجر سے لپٹ جاتی تھی
قسمیں دے دے کے وہ کیا کیا مجھے سمجھایا کی   کوثر و خلد کا اقرار بھی فرمایا کی
ذبح کرتا رہا میں اور وہ چلّایا کی   کان میں ہائے حسیناؑ کی صدا آیا کی
بولا وہ کون یہ غم خوارِ شہؑ والا تھی
دی صدا شاہؑ کے سر نے مری ماں زہراؑ تھی

تھا یہ مذکور کہ مقتل کی زمیں تھرائی   بھائی کی لاش پہ منھ ڈھانپے زینبؑ آئی
نوحہ کرتی تھی کہ ہے ہے مرے بے سر بھائی   بس دبیرؔ اب نہیں مجھ کو ہوسِ گویائی
ہے یہ امید قوی، فاطمہؑ کے جانی سے
کہ نقاہت ہو بدل طاقتِ ایمانی سے

○

طغرا نویسِ کُن فیکوں ذُوالجلال ہے   فرمانِ حق میں سلطنت بے زَوال ہے
بندے سے ہو خدا کی ثنا یہ محال ہے   اس جا زبان طوطیٔ سدرہ کی لال ہے
عالم کو اپنے زور کا عالم دِکھا دیا
ظلمت کو نور خاک کو آدم بنا دیا
خورشید کا غروب قمر کا طلوع ہے   آخر ہوئی جو شب تو سپیدا شروع ہے
ہر ایک سوئے قبلۂ طاعت رجوع ہے   ظاہر ہے ماہِ نو سے کہ صَرفِ رکوع ہے
لطف و غضب سے چہرے سفید و سیاہ ہیں
وحدت پہ اُس کی شام و سحر دو گواہ ہیں
ابری ہے مشقِ خامۂ قدرت ہر اک سحاب   دھوتا ہے اُس کو خادمِ باراں بہ آب و تاب
ابری کے خشک کرنے پہ سرگرم آفتاب   ہر نقطہ مثلِ اخترِ تابندہ انتخاب
جاری جو نقش بندِ اَزل نے قلم کیا
کیا خوب شش جہت کا مُسدّس رَقم کیا
اے جلّ شانہ وہ غفورٌ الرّحیم ہے   ہم سب ہیں دردمند وہ کُل کا حکیم ہے
رحمان و مُستعان و رؤف و حلیم ہے   اُس کے سوا بھلا کوئی ایسا کریم ہے
ایماں بھی دے مراد بھی دے عزّ و جاہ بھی
روزی بھی بخشے خُلد بھی بخشے گناہ بھی

ماہی کو آب ماہ کو بخشا ہے قُرصِ ناں   تاروں کو نُقل شمس کو تنویرِ آسماں
نرگس کو آنکھ غنچہ کو گل سرو کو زباں   پتھر کو لعل کوہ کو بخشی شکوہ و شاں
قطرے کو دُر عطا کیا ذرّے کو زر دیا
کیا خشک وتر کو فیض سے آسودہ کر دیا

کیا کیا بیاں کروں میں عنایاتِ کبریا   پیدا پیمبروں کو پے رہبری کیا
ہم کو محمدؐ عربی سا نبیؐ دیا   بسم اللہ صحیفۂ فہرستِ انبیا
آگے جو انبیائے ذوی الاقتدار تھے
محبوب کردگار کے وہ پیشکار تھے

آفاق بہرہ ور ہوا حضرت کی ذات سے   آگاہ ذات نے کیا حق کی صفات سے
تصدیقِ حکمِ رب کی ہوئی بات بات سے   رفتار نے لگا دیا راہِ نجات سے
سیکھے طریقے قربِ خدا کے حضورؐ سے
گمراہ آئے راہ پہ نزدیک و دور سے

سینوں سے سب کے دُور ہوا وروِ بے دلی   باقی رہی نہ پیروں میں سُستی و کاہلی
معراج ان کے ہاتھ سے اعجاز کو ملی   واں چاند ٹکڑے ہو گیا انگلی جو یاں ہلی
انگلی سے دو قمر کو کیا کس جلال سے
غُل تھا کہ قُفل چاند کا کھولا ہلال سے

سر تا قدم لطیف تھا پیکر مثالِ جاں   اس وجہ سے نہ سایہ بدن کا ہوا عیاں
قالب میں سایہ ہوتا ہے پر رُوح میں کہاں   سایہ انھیں کا ہے یہ زمینوں پہ آسماں
معراج میں جو واردِ چرخِ نہم ہوئے
سائے کی طرح راہ سے جبریلؑ گم ہوئے

سایہ میں ڈھونڈتا تھا رسولؐ غیور کا   سائے کے بدلے مل گیا مضمون نُور کا
قالب جو بن چکا ملک و جنّ و حور کا   تقسیم شیعوں میں ہوا سایہ حضورؐ کا
سائے سے ان کے شیعوں کے پرنور دل بنے
دل بن چکے تو دیدۂ حق بیں کے تل بنے
سایہ بدن کا پاس ادب سے جدا رہا   محبوب سے ہمیشہ وصال خدا رہا
یہ عاشق خدا بھی خدا پر فدا رہا   سائے سے اپنی دُور رسولؐ ہدا رہا
دیکھو یہ باغِ نظم جو رغبت ہو سیر کی
پرچھائیں تک نہیں یہاں مضمونِ غیر کی
مصرف میں اِک عَبا کو شب و روز لاتے تھے   آدھی تو اوڑھتے تھے اور آدھی بچھاتے تھے
سائل کو اپنا قُوت خوشی سے کھلاتے تھے   اُمّت کے بھوکے رہنے کا خود رنج کھاتے تھے
ناداروں کا قلق سے افاقہ پسند تھا
اپنا اور اپنی آل کا فاقہ پسند تھا
لوح جبیں پہ سنگ لگا بد دُعا نہ کی   بیگانوں کے گِلے سے زباں آشنا نہ کی
اور عین عارضے میں نظر جز خدا نہ کی   بخشی شفا مریضوں کو اپنی دوا نہ کی
شکرانہ عافیت پہ تحمّل بلا پہ تھا
ہر حال میں نبیؐ کو توکّل خدا پہ تھا
آدم ہے قبلہ اور ہے مسجود ہر مَلک   کُرسی ہے اُن کی منبر ہے زینۂ فلک
جاروبِ صحنِ خانہ ہے جبریلؑ کی پلک   حوروں کی آنکھیں فرش ہیں عرشِ عُلا تلک
لطفِ خُدا کا مومنوں پہ اختتام ہے
ایسا نبیؐ ہے اور علیؑ سا امام ہے

لالِ عطا میں تاجِ سرِ ہل اتیٰ یہ ہیں اغیار لاف زن ہیں شہِ لافتیٰ یہ ہیں
خورشیدِ انورِ فلکِ اِنّما یہ ہیں کافی ہے یہ شرف کہ شہِ قُل کفیٰ یہ ہیں
ممتاز کو خلیلِ رسولانِ دیں میں ہیں
کاشف ہے لوکشف یہ زیادہ یقیں میں ہیں

باطہر ایک مذہبِ دیرینہ کر دیا سینوں سے غم دلوں سے جدا کینہ کر دیا
لبریز حُبِ حق سے ہر اک سینہ کر دیا آئینِ دین و شرع کا آئینہ کر دیا
روشن ہے یہ حدیث رسولِؐ غیور سے
پیدا ہوئے ہم اور علیؑ ایک نُور سے

حق سے کیا علاحدہ باطل کو یک قلم کعبے سے بت یقین سے شک عدل سے ستم
وحدت سے شرک خیر سے شر دیر سے حرم عصیان سے توبہ کفر سے دیں بخل سے کرم
ثابت ہر ایک قطع سے توحید کو کیا
چن چن کے مشرکوں کو تہِ تیغ دو کیا

مولا علیؑ امام علیؑ مقتدا علیؑ دستِ خدا علیؑ ہے زبانِ خدا علیؑ
ہم کیا ہیں انبیاؑ کا ہے مشکل کشا علیؑ مشکل میں سب کے منہ سے نکلتا ہے یا علیؑ
ہر سمت بے عصا جورواں چرخِ پیر ہے
باعث یہ ہے کہ نامِ علیؑ دستگیر ہے

کعبے کو فخر اس شہِ گردوں نشیں سے ہے ممتاز وہ ولادتِ سلطانِ دیں سے ہے
بیشک شرف مکاں کا ذاتِ مکیں سے ہے کرسی کا پایہ اَوج پہ عرشِ بریں سے ہے
پر حقِ خانہ زادیٔ حق کیا ادا کیا
مسجد میں روزہ دار نے سر کو فدا کیا

تھا قابلِ ولادتِ حیدرؑ نہ کوئی گھر   کعبہ کیا خلیل نے تعمیر سر بسر
پایا خدا کے ہاتھ کو راغب جو تیغ پر   آئی زمیں پہ عرش سے شمشیرِ شعلہ ور
قابل خدا کے ہاتھ کے بس ذوالفقار ہے
تُو قُبۂ فلک سے چمک جس کی پار ہے
گیارہ امام کے ہیں پدر شاہِ ذوالفقار   پر بارھواں امام ہے مہدیِؑ نامدار
غیبت میں اُن کے فیض سے ایماں ہے برقرار   بدلی میں آفتاب ہے اور دن ہے آشکار
یوں اہلِ حق نے ان کو امامِ ہدا کہا
بن دیکھے جس طرح سے خدا کو خدا کہا
خاصانِ ذوالجلال اور انبوہِ عام میں   سیدانیاں مدینے کی بازارِ شام میں
سر ننگے اہلِ بیتؑ عزائے امامؑ میں   اور اہلِ کوفہ شادیوں کے اِہتمام میں
عاشور کا وہ دن ہے کہ سب خلق روتی ہے
کعبے میں ہائے آج تلک عید ہوتی ہے
بس اے دبیرؔ طولِ سخن کو نہ دے زیاد   آباد لکھنؤ کو رکھے خالقِ عباد
والیِٔ ملک حافظ جاں ہے بہ عدل وداد   عالم ہیں وہ کہ حافظِ ایمان و اِعتقاد
یا ربّ ظہورِ مہدیؑ ہادیؑ شتاب ہو
دیدار سے ہر ایک محبّ فیض یاب ہو

نمونۂ

کلامِ غیر منقوط

رباعی سلام مرثیہ

رثائی رباعی   حُر ابن ریاحی

(۱)

واللہ کہ طالع رَسا حُر کو ملا
سردارؑ امامؑ دوسرا حُر کو ملا
گھر حُر کا ہوا احمدؐ مرسل کا دل
حُور و اِرم و حُلّہ صِلا حُر کو ملا

واللہ: اللہ کی قسم/طالع رَسا: خوش نصیبی/امامؑ دوسرا سے مراد امام حسینؑ ہیں/اِرم: جنت/حُلّہ: لباسِ جنت/صِلا: انعام

رثائی رباعی حُر ابن ریاحی

(۲)

اعدا کو اُدھر حرام کا مال ملا
حُر کو اسدؑاللہ کا اِدھر لال ملا
واللہ کُلاہِ سرِ عالم ہوا حُر
حُلّہ ملا معصومہؑ کا رُومال ملا

اعدا: دشمن/اسدؑاللہ: حضرت علیؑ کا لقب (اللہ کا شیر)/واللہ: اللہ کی قسم/کلاہ: ٹوپی/حلّہ: جنتی لباس معصومہؑ سے مراد حضرت فاطمہؑ ہیں

سلام

مسطور اگر کمال ہو سروِ امامؑ کا
مصرع ہمارا سَرو ہو دارالسّلام کا

حاصل سرِ عمر کو مرصّع کُلاہ واہ
وردا سرِ علم سرِ اطہرؑ امامؑ کا

اَسرارِ طالعِ عمر و حُر کا وا ہوا
داور کا وہ عُدو وہ ہراول امامؑ کا

وہ محرمِ حرم کہ ہو آرامِ وردِ گُل
درد و علم ہو اُس کو دوا و طعام کا

مسطور حالِ موسمِ سرما ہو کس طرح
سرگرمِ آہ سرد رہا دل امامؑ کا

صلح و ورع عطا و کرم حلم و داد و عدل
واللہ ہر عمل ہوا اطہر امامؑ کا

اس طرح محوِ حمد رہا سرورِ اُمم
اعدا کو حوصلہ ہوا مدحِ امامؑ کا

دردا لہو امامِ اُمم کا حلال ہو
سہل اس طرح ہو مسئلہ ہر حرام کا

ہر سو وہ آمد آمدِ سردارِ دوسرا
اور ہمہمہ وہ اُدہم صَرصَر لگام کا

کہرام مُلک مُلک ہوا دھوم کوہ کوہ
سوکھا لہو دلِ اسد و گرگ و دام کا

ڈر کر اُدھر کو گم ہوا عُمرِ عدو کا ماہ
طالع ہوا ہلال اِدھر کو حسام کا

محرومِ گور احمدِ مرسل کا لاڈلا
سردارِ دہر آہ ولد ہو حرام کا

آرامِ گور کا ہو اگر دل کو مدّعا
ہر سال و ماہ سوگ رکھا کر امامؑ کا

دردا دلِ عمر کو ہو آرام اور سُرود
روحِ حرم کو درد ہو مرگِ امامؑ کا

ہر دم ملا حرم کو وہ درد و الم کہ آہ
روحِ رسولؐ کو ہوا صدمہ مدام کا

سرورؑ کا مدح کو ہوا ہر مصرعہ رسا
”سحرِ حلال“ اسم رکھا اس کلام کا

لامعؔ ہو گر کمال عطاردؔ سِر سا
مداح ہو گا کلکِ عطاردؔ کلام کا

لغات:

مسطور(ع) لکھا جائے
سرو: (ف) خوبصورت مخروطی درخت جس کو قد سے تشبیہ دیتے ہیں۔
دارالسلام: (ع) بہشت
مرصع: (ع) موتی جواہر جڑا ہوا
کلاہ: (ف) ٹوپی
دردا: (ف) افسوس
اطہر: (ع) بہت پاک
طالع: (ع) قسمت
وا: (ف) کھلنا
داور: (ف) خدا
ہراول: (ت) آگے کی فوج کا سردار
محرمِ حرم: (ع) حرم کا رازدار
الم: (ع) غم
طعام: (ع) غذا
آہ سرد: ٹھنڈی ہوا کے ساتھ افسوس کرنا
ورع: (ع) پرہیزگاری
حلم: (ع) نرم دلی
داد: (ف) انصاف
سرورِ اُمم: (ع) امت کا سردار
امرِ حرام: (ع) حرام کا کام
دوسرا: (ف) دونوں عالم
ہمہمہ: (ع) گھوڑے کی آواز
ادہم: (ع) کالا گھوڑا
صرصر: (ع) آندھی
اسد: (ع) شیر
گرگ: (ف) بھیڑیا

دام: (ف) پھندے
حسام: (ع) تلوار
حرام کا: حرام زادہ
مدام: (ع) ہمیشہ
لامع: (ع) چمکنے والا ـ درخشاں
کلک: (ف) قلم

ماہ: (ف) مہینا
گور: (ف) قبر
سوگ: (ف) ماتم ـ غم
مصرع رسا: (ف) بلند مصرعہ
عطارد: دبیر فلک ـ ستارہ ـ تخلص دبیر

طالع: (ع) طلوع ہوا
دہر: (ف) دنیا
روح حرم: (ع) اہلبیت
سحر حلال: (ع ـ ف) فصیح اشعار دبیر کے جد اعلیٰ شیرازی کی مشہور مثنوی کا نام
سرسما: (ف ـ ع) آسمان پر

مرثیہ

مہرِ علمِ سرورِ اکرم ہوا طالع

(اس ۶۹ بند کے مرثیہ سے صرف اٹھارہ بند پیش کیئے گئے ہیں)

(۱)

مہرِ علمِ سرورِ اکرم ہوا طالع
ہر ماہِ مُرادِ دلِ عالم ہوا طالع
ہر گام علمدار کا ہمدم ہوا طالع
اور حاسدِ کم حوصلہ کا کم ہوا طالع

عکسِ علم و عالمِ معمور کا عالم
گہ ماہ کا گہ مہر کا گہ طور کا عالم

بعض نسخے میں مصرع دوم اس طرح ہے ''وہ مہر سوا مہر سحر کم ہوا طالع'' مہر: سورج/ سرور عالم: بخشنے والا سردار سے مراد امام حسینؑ ہیں/ طالع: (ع) طلوع ہوا/ سوا: (ع) علاوہ ماہ مراد: (ف) مراد کا چاند/ گام: (ف) قدم/ عکس: (ع) تصویر/ عالمِ معمور: (ع) آباد جہان/ گہ: کبھی

(۲)

عالم ہوا مدّاحِ علمدار و علم کا
وہ گُل اسداللہ کا وہ سَرو اِرم کا
محرم وہ حرم کا وہ گواہ اہلِ حرم کا
رہرو وہ عدم کا وہ عصا راہِ عدم کا

مصدر وہ علمدار کرم اور عطا کا
مطلع وہ علم طالعِ مسعود ہما کا

سروِ ارم: بہشت کا خوشنما درخت جس کو قد سے تشبیہ دیتے ہیں/ محرم: (ع) رازدار/ راہِ عدم: (ف) آخرت کا راستہ مصدر: (ع) مطلع: (ع) افق/ طالع: (ع) قسمت والا/ مسعود: (ع) خوش نصیب/ ہما: خیالی پرندہ اس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ جس کے سر پر بیٹھتا ہے وہ بادشاہ بن جاتا ہے

(۳)

مردم کو ملا سرمۂ گردِ سُم راہوار
رہوار ہماوار علمدارؑ ملک وار
گُل محوِ علم اور علم محوِ علمدارؑ
اللہ مددگار اسدؑاللہ مددگار

دل سرد اسد کا ہوا سُم گاؤ کا سرکا
ہمدرد ہوا درد دلِ و روح عمر کا

یہ بند "نادرات مرزا دبیرؔ" میں دوبار شائع ہوا۔ صرف ایک مصرع جداگانہ ہے

مردم: (ف) لوگ/سم: (ف) کھر/رہوار: (ف) گھوڑا/سم گاؤ: (ف) گائے کی سم (قدیم خیال کے مطابق وہ گائے جس کے ایک سینگ پر زمیں رکھی ہوئی ہے)

(۴)

ہر گام دعا کو ملک و حور سرِ راہ
اللّٰہ مَعکُ صلِّ علا سلّمک اللہ
ہمراہ رسولؐ دوسرا اور اسدؑاللہ
اور ورد کہہ و مہ کا اِدھر آہ اُدھر واہ

ہر سُو ہوا کہرام کہ سرگرمِ دعا ہو
اور روحِ گروہِ عمرِ سعد ہَوا ہو

گام: قدم/اللہ معک: اللہ تیرے ساتھ ہے/صلِّ عَلا: درود بھیجا/سلمک اللہ: (ع) اللہ تمھیں سلامتی دے۔ ورد: (ع) بار بار پڑھنا۔ مہ: (ف) چاند۔ سرگرم ہونا (محاورہ): مصروف ہونا/ہوا ہونا (محاورہ): بھاگ گیا

(۵)

اُس دم ہوا سرگرمِ صدا طالعِ مولا
او مرگ ادھر آ عمرِ سعد کا سر لا
اور عہد علم کر علمِ سرورِ والا
اور دور گرا ہر علمِ طالعِ اعدا

او مہر دکھا کور مہِ عُمرِ عُمر کو
او گردِ عدم روک رہِ عُمرِ عُمر کو

سرگرم صدا: (ف) آواز دینا / او: اے / عہد: (ع) زمانے / علم کرنا: بلند کرنا / طالع اعدا (ع) دشمنوں کی قسمتیں / مہ عمر: عمر کے مہینے / عدم: مرنے کے بعد جانے کی جگہ / رہ عمر کو روکنا: موت آنا۔

(۶)

او مہر سوا سال و مہِ عُمرِ حرم کر
لا مہ و سالِ عُمرِ سعد کو کم کر
اور ماہِ سرِ اہلِ ولا مہر و کرم کر
اور گم سرِ ہر حاسدِ سردارِ اُمم کر

او کلکِ عطارد سوے مولا ہو کمک کر
ہر اسم گروہِ عمرِ سعد کا حک کر

مہر: (ف) سورج / سوا: (ع) سوائے / سال و مہ: (ف) سال اور مہینے / لا: (ع) لیکن / ماہ: چاند / مہر و کرم: (ف) محبت اور بخشش
کلک: (ف) قلم / عطارد: دبیر تخلص ۔ حک: کھرچنا

(۷)

رہوار کو ہر لطمہ ہَوا کا ہُوا کوڑا
اُڑ کر ہُوا طاؤس علمدار کا گھوڑا
اور ساعدِ صَرصَر کو دم کاوہ مروڑا
اس طور مڑا گرم کہ رُو مہر کا موڑا

سو گام اُڑا ادہم صَرصَر کو گھُرک کر
رہوار ہُوا گردِ ہُوا دور سرک کر

رہوا (ف) گھوڑا/ لطمہ (ع) طمانچہ/ طاؤس: (ع) مور/ ساعد: (ع) کلائی/ صَرصَر: (ع) آندھی/ دم کاوہ: گھوڑے کو اس طرح چکر دینا کہ اس کے قدموں کے نشان سے زمین پر ایک دائرہ بن جائے/ مروڑا: پیچ و تاب/ ادہم: (ع) کالا گھوڑا/ گھرک: ڈانٹنا

(۸)

عکسِ دمِ رہوار سرِ راہ ہوا دام
ہر دام و دد و گرگ و اسد اُس کا ہوا رام
لا دلِ اعدا کو ملا درد ہر اک گام
رم کردۂ صحرا ہوا ہر آہوے آرام

ہر سُور گرا اور کہا مرگ ہو حاصل
دِل گردہ وہ کس کا کہ ہو اس صدمہ کا حامل

دام: (ف) فریب، دھوکا/ ہر دام و دد: (ف) چرند و درند/ گرگ: (ف) بھیڑیا/ اسد: (ع) شیر/ لا: (ع) لیکن/ رم کردہ: (ف) وحشت زدہ/ آہو: (ف) ہرن/ ہر سو: (ف) چاروں طرف/ دل گردہ ہونا (محاورہ): ہمت ہونا

(۹)

لو سامعو الحال سلام اور دعا ہو
دل محوِ علمدارِ رسولِؐ دوسرا ہو
اور صلِّ علا صلِّ علا صلِّ علا ہو
مدّاحِ علمدارؑ کا ادراک سوا ہو

واللہ اگر مدحِ علمدارؑ ادا ہو
مدّاح کا حور و ارم وحُلّہ صلہ ہو

سامعو الحال: (ع) موجودہ سننے والو/محو: (ع) عاشق یا فریفتہ ہونا/صلِّ علی: درود بھیجنا/ادراک: (ع) پانا، دریافت کرنا/سطور: (ع) لکھا جائے روداد: (ف) کیفیت/ملول: (ع) اداس/حُلّہ: (ع) بہشتی لباس/صلہ: (ع) انعام

(۱۰)

وہ مطلعِ اسرارِ کمالِ اسدؒاللہ
آرام و سرورِ دلِ آلِ اسدؒاللہ
ممدوحِ مہ و مہرِ ہلالِ اسدؒاللہ
ل واللہ ملال اس کا ملالِ اسدؒاللہ

محکوم وہ اللہ کا حاکم وہ ارم کا
حامل وہ علم کا وہ مددگار حرم کا

ل متبادل مصرع یوں ہے = ع: دل سرد مگر گرمِ وصالِ اسدؒاللہ

مطلعِ اسرار: (ع) رازوں کا چہرہ/کمال اسدؒ اللہ سے مراد یہاں حضرت عباسؑ ہیں/ممدوح: (ع) جس کی تعریف کی جائے/مہ مہر: (ف) چاند اور سورج ہلال: (ع) نیا چاند/ملال: (ع) غم/محکوم: (ع) تابع/وصال (ع) ملاقات

(۱۱)

[1] وہ اصلِ طلسمِ حکما سحرِ ارسطو
دُلدُل عمل و حورِ کمال اور ملک رو
سر کوہ و کمر لالہ و دُم سرو و سُم آہو
اور دامِ ہما طرّۂ رہوار کا ہر مو

محکوم وہ اَسوار کا حاکم وہ ہما کا
رہوار علَمدار کا اَسوار ہوا کا

---

[1] "نادراتِ مرزا دبیرؔ" میں یہ مصرع یوں ہے: اسم اس کا طلسم حکما سحر ارسطو

طلسم: (ع) جادو/ حکما: (ع) فلاسفر/ سحر: (ع) جادو/ دُلدُل: (ع) ذوالجناح/ دامِ ہما: ہما کا جال/ محکوم: (ع) مطیع/ اسوار: (ف) سواری پر بیٹھنے والا۔

(۱۲)

ہر گاہ ہوا معرکہ آرا وہ علَمدار
اس طرح کہا او عمرِ حاسد و مکّار
ہو کر کلمہ گو ہوا ملحد کا ہم اطوار
دردِ دلِ احمدؐ کا ہوا آہ روا دار

ہمدم کو ہراول کو مددگار کو مارا
[1] دامادِ امامِ مَلک اطوار کو مارا

---

[1] "بدر کامل" میں یوں ہے: اولادِ امامِ ملک اطوار کو مارا

گاہ: (ف) وقت/ معرکہ آرا: (ف) لڑنا/ ملحد: (ع) بے دین/ ہم اطوار: جیسا/ روادار: جائز رکھنا/ ہراول: (ت) آگے کی فوج کا سردار

(۱۳)

وہ سُم وہ عُسل اور وہ ہول اور دلاسا
وہ سحر وہ اَسرار الٰہِ دوسرا کا
وہ مرگ وہ عمر اور وہ درد اور وہ مداوا
وہ دار وہ سرو اور وہ کاہ اور وہ لالا

وہ ہالۂ حرص اور وہ مہِ کاملِ احمدؐ
وہ سُکرِ حرام اور وہ سُرورِ دلِ احمدؐ

سُم: زہر/ عُسل: شہد/ ہول: خوف/ اسرار: راز/ دوسرا: (ف) دوجہاں/ مداوا: (ع) علاج/ دار: (ف) پھانسی کی لکڑی/ سرو: (ف) مخروطی درخت/ کاہ: (ف) گھاس/ لالا: (ف) سرخ پھول/ ہالہ حرص: حرص کا دائرہ/ سکر: نشہ/ سرور: خوشی

(۱۴)

محرومِ طعام آہ محمدؐ کا وَلد ہو
آوارۂ صحرا اسدؓاللہ کا اسد ہو
محصورِ الم مالکِ سرکارِ اَحد ہو
اور کودکِ معصومؑ کا گہوارہ لحد ہو

عالم کا رہا کام رَوا ماہِ محرم
سرورؑ کو مہِ صوم ہوا ماہِ محرم

وَلد: (ع) بیٹا/ اسد: (ع) شیر/ محصور: (ع) گھرا ہوا/ الم: (ع) غم/ کودک: (ف) چھوٹا لڑکا، بچہ/ روا: (ف) جائز/ مہِ صوم: (ع) روزوں کا مہینا

(۱۵)

ہر گاہ ارادہ ہوا اَسوار کا گھر کو
رہوار اُڑا اُس کا دہل کر کہ کدھر کو
صمصام کا اک وار ملا کاسۂ سر کو
آدھا وہ اِدھر کو گرا آدھا وہ اُدھر کو

دل سہا لہو ہم کر اسوار کا سوکھا
لوہا رہا صمصامِ عامدارؔ کا روکھا

ہرگاہ: (ف) ہر وقت/رہوار: (ف) گھوڑا/صمصام: (ع) تیز تلوار/کاسۂ سر: کھوپڑی/سہا: ڈر/سوکھا: خشک

(۱۶)

صمصامِ عامدارؔ کے احکام عُمر کو
اُو کور درِ کور کُھلا کھول کمر کو
رہوار کا اعلام اِدھر اور اُدھر کو
عادل کا ہوا دور ڈرو دُور ہو سر کو

صمصام کا محصول سرِ معرکہ سَر دو
سَر دو دمِ صمصام کو اور اسلحہ دھر دو

صمصام: تیز تلوار/کور: اندھے/درِ کور: (ف) قبر کا دروازہ/رہوار: (ف) گھوڑا/اعلام: (ع) خبر دینا/محصول: (ع) ٹیکس/اسلحہ: (ع) ہتھیار/دھر دو: (ھ) زمین پر ہتھیار ڈال دو

(۱۷)

دلدار کو مڑ کر کہا آگاہ ہو آگاہ
دردا کہ عَلَم احمدؐ مرسل کا گرا آہ
دلدار رکھو سوگ علمدارؑ کا لِلٰہ
ساحل کا ارادہ کرو اور ہم کو لو ہمراہ

سردار کا سر کھول دو عمامہ گرا دو
اور مردہ علمدارؑ دلاور کا دکھا دو

دلدار سے مراد حضرت علیؑ اکبر ہیں/آگاہ: (ف) باخبر/دردا: (ف) افسوس

(۱۸)

ہمراہِ امامِ اُمم اُس دم ہوا دلدار
اور رہروِ ساحل ہوا وہ کُل کا مددگار
سو درد اور اِک روحِ امامِ ملک اطوار
اور درد علمدارؑ علمدارؑ علمدارؑ

ہر گام صدا آہ مددگار کدھر ہو
آگہ کرو لِلٰہ! علمدارؑ کدھر ہو

امامِ اُمم: (ع) امتوں کے امام امت سے مراد امام حسینؑ ہیں/ملک اطوار: فرشتہ صفت

کتابیات

آبِ حیات	مولانا محمد حسین آزاد	رام نرائن بینی مادھو، الہ آباد، ۱۹۶۴ء
ابواب المصائب	مرزا سلامت علی دبیر	مطبع یوسفی، دہلی، ۱۸۷۶ء
اُسلوب	عابد علی عابد	اسرار کریمی پریس، الہ آباد، ۱۹۷۶ء
اُردو مرثیے میں مرزا دبیر کا مقام	ڈاکٹر مظفر حسن ملک	مقبول اکیڈمی، لاہور، ۱۹۷۶ء
انیس شناسی	ڈاکٹر گوپی چند نارنگ	گلوب آفسٹ پریس، دہلی، ۱۹۸۱ء
اردو مرثیے کا ارتقا	ڈاکٹر مسیح الزماں	دلّی پرنٹنگ پریس، الہ آباد، ۱۹۶۹ء
اُردو رباعی	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۴ء
انتخاب مراثی دبیر		رام نارائن، الہ آباد، ۱۹۶۴ء
المیزان	سید نظیر الحسن رضوی فوق	مطبع فیض عام، علی گڑھ، ۱۹۱۶ء
انتخاب مراثی دبیر	ڈاکٹر اکبر حیدری	اتر پردیش اُردو اکیڈمی، لکھنؤ، ۱۹۸۰ء
اُردو مرثیے کے پانچ سو سال	عبدالرؤف عروج	کراچی، ۱۹۶۱ء
باقیاتِ دبیر	ڈاکٹر اکبر حیدری	مرزا پبلشرز، حسن آباد، سری نگر، ۱۹۹۴ء
پیمبرانِ سخن	شاد عظیم آبادی	لاہور، ۱۹۷۴ء
تفہیم البلاغت	وہاب اشرفی	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۹۴ء
تلاشِ دبیر	کاظم علی خان	لکھنؤ، ۱۹۷۹ء
دبستانِ دبیر	ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، ۱۹۶۶ء
دربارِ حسین	افضل حسین ثابت لکھنوی	مطبع اثنا عشری، دہلی، ۱۳۳۸ھ
حیاتِ دبیر حصۂ اوّل	افضل حسین ثابت لکھنوی	مطبع سیوک سٹیم پریس، لاہور، ۱۹۱۳ء

حیاتِ دبیر حصۂ دوم	افضل حسین ثابت لکھنوی	مطبع سیوک سٹیم پریس، لاہور، ۱۹۱۵ء
دفترِ ماتم، جلد اوّل تا جلد بستم	دبیر	مطبع احمدی، لکھنؤ، ۱۸۹۶ء، ۱۸۹۷ء
دفترِ دبیر	ڈاکٹر ہلال نقوی	محمدی ایجوکیشن پبلشرز، کراچی، ۱۹۹۵ء
رزم نامۂ دبیر	سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، ۱۹۵۲ء
رزم نگارانِ کربلا	ڈاکٹر سیّد صفدر حسین صفدر	ندرت پرنٹرز، لاہور، ۱۹۷۷ء
رباعیاتِ دبیر	مرتب: سیّد سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نظامی پریس، لکھنؤ، ۱۹۵۴ء
اُردو رباعیات	ڈاکٹر سلام سندیلوی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، ۱۹۶۴ء
سبع مثانی	مرتب سیّد سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نظامی پریس، لکھنؤ، ۱۳۴۹ھ
”رسالہ سرفراز“ لکھنؤ دبیر نمبر	مرتب کاظم علی خان	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ، ۱۹۷۵ء
شعارِ دبیر	مرتب مہذب لکھنوی	یونائیٹڈ پریس، لکھنؤ، ۱۹۵۱ء
شاعرِ اعظم مرزا دبیر	پروفیسر اکبر حیدری	اردو پبلشرز، لکھنؤ، ۱۹۷۶ء
شمس الضحیٰ	مولوی صفدر حسین	مطبع اثناعشری، دہلی، ۱۲۹۸ھ
ماہنامہ ”کتاب نما“ دبیر نمبر	مرتب: عبدالقوی دسنوی	مکتبۂ جامعہ ملیہ، نئی دہلی، ۱۹۷۵ء
کاشف الحقائق جلد اوّل	امداد امام اثر	مطبع اسٹار آف انڈیا، ۱۸۹۷ء
کاشف الحقائق جلد دوم	امداد امام اثر	مکتبۂ معین الادب، لاہور، ۱۹۵۶ء
فسانۂ عجائب	رجب علی بیگ سرور	سنگم پبلشرز، الٰہ آباد، ۱۹۶۹ء
مرزا دبیر اور ان کی مرثیہ نگاری	ڈاکٹر نفیس فاطمہ	لیتھو پریس، پٹنہ، ۱۹۸۷ء
مراثی دبیر، جلد اوّل	مرزا دبیر	نول کشور پریس، لکھنؤ، ۱۸۷۵ء
مراثی دبیر، جلد دوم	مرازا دبیر	نول کشور پریس، لکھنؤ، ۱۸۷۶ء
ماہِ کامل	مہذب لکھنوی	سرفراز قومی پریس، لکھنؤ، ۱۹۶۱ء

مرزا دبیر کی مرثیہ نگاری	ایس اے صدیقی	راحت پریس، دیوبند، ۱۹۸۰ء
مرزا سلامت علی دبیر	ڈاکٹر محمد زمان آزردہ	مرزا پبلشرز، حسن آباد، سری نگر، ۱۹۸۵ء
ماہِ نو، راولپنڈی، دبیر نمبر	مدیر فضل قدیر	راولپنڈی، ۱۹۷۵ء
موازنۂ انیس و دبیر از شبلی نعمانی	ڈاکٹر فضل امام	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۸۸ء
نادراتِ مرزا دبیر	ڈاکٹر صفدر حسین	چمن بک ڈپو، دہلی، ۱۹۷۷ء
واقعاتِ انیس	سید مہدی حسن احسن لکھنوی	مطبع اصح المطابع، لکھنؤ، ۱۹۰۸ء
یادگارِ انیس	میر احمد علوی	سرفراز پریس، لکھنؤ، ۱۹۵۷ء